

## 107885- مختلف دماغی امراض کے شکار شخص کے لیے روزے رکھنے کا حکم

سوال

اللہ ہمیں اور آپ کو عافیت سے نوازے میرے سردماغی مرضیں ہیں، اور مکمل طور پر مغلوب ہیں حرکت نہیں کر سکتے، اتنا ہے کہ پانی کا گلاس بعض اوقات کسی کی مدد سے اٹھا تو لیتے ہیں اور اگر ہم ان سے واپس لینا بھول جائیں تو وہ پانی پینے کے بعد بھی گلاس نہیں رکھتے جب تک کہ ہم انہیں یہ باور نہ کرائیں کہ انہوں نے پانی پیا ہے۔

ان کی یادداشت تقریباً ختم ہو چکی ہے، ڈاکٹر حضرات اس پر متفق ہیں کہ اب تو شفایتی اللہ ہی دے گا، چھ برس سے وہ اس حالت میں ہیں اور دن بدن حالت خراب ہوتی جا رہی ہے، روزانہ انہیں دوائی اور روزش وغیرہ کا علاج کرنا پڑتا ہے جس کی بنیاد پر ماہنہ ہزاروں خرچ کرنا پڑتے ہیں۔

وہ نماز بھی نہیں ادا کرتے، اور لیٹرین میں بھی انہیں اٹھا کر لے جانا پڑتا ہے، اور تقریباً ایک برس سے پیش اب اور پاخانہ پر بھی کنٹرول نہیں رہا، ہم نے بست کو شش کی ہے کہ کسی طریقہ سے انہیں تعلیم دیں کہ وہ اشارہ کے ساتھ ہی ہمیں پیش اب اور پاخانہ کے بارہ میں بتا دیا کریں۔

بات چیت نہیں کرتے اور صرف ہمیں پھر وہ سے پچانتے ہیں اور غم والا قسم سن کر متاثر ہو جاتے ہیں، ہم نے اشارہ سے بھی انہیں نماز ادا کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی فائدہ نہیں، مختصر یہ کہ کیا ان پر نماز اور خاص کروزے کا کفارہ ہے یا نہیں، یا کہ وہ پاگل اور مجنون کے حکم میں آتے ہیں جس سے نماز اور روزہ ساقط ہو جائیگا؟

پسندیدہ جواب

جس شخص کی یادداشت ختم ہو جائے اور عقل میں تبدیلی آجائے اور وہ ہوش و حواس کھو بیٹھے تو اس سے نمازو زدہ ساقط ہو جائیگا، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں، کیونکہ ملکت ہونے کے لیے عقل ہونا شرط ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"تین قسم کے اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے: سو نے ہوئے شخص سے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتیٰ کہ وہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون شخص سے حتیٰ کہ وہ عقلمند ہو جائے"

ابوداؤد حدیث نمبر (4403) سنن ترمذی حدیث نمبر (1423) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2041) ابو داؤد رحمہ اللہ کستہ ہیں: ابن حجر العسکری

بن یزید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں اور اس حدیث میں انہوں نے "الخزف" کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے، علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

صاحب عون المعبود کہتے ہیں:

"الخزف" خرف سے ہے جس کا معنی بوڑھے ہو جانے کی بنیاد پر عقل خراب ہونا ہے۔

سلکی رحمہ اللہ کستہ ہیں:

یہ متفاصلی ہے کہ تین اشخاص سے یہ زندہ ہے، اور صحیح بھی یہی ہے، اس سے وہ بوڑھا شخص مراد ہے جس کی بڑھاپے کی بنابر عقل زائل ہو گئی ہو، کیونکہ بہت زیادہ بوڑھے شخص کی عقل میں اختلاط پیدا ہو جاتا ہے جس کی بنابر وہ تمیز نہیں کر سکتا، اور یہ چیز اسے اب تکمیل یعنی ملکف ہونے سے خارج کر دیتی ہے، اور اسے جنون کا نام نہیں دیا جائے گا۔

اور پھر اس حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ : حتیٰ کہ وہ عقلمند ہو جائے، کیونکہ غالب طور پر موت تک اس سے چھٹکارا حاصل نہیں ہوتا، اور اگر بعض اوقات وہ اس سے صحیح بھی ہو جائے کہ اس کی عقل واپس آجائے تو اس سے تکمیل متعلق ہو گی "انتہی

دیکھیں : الاشباه والنظائر لسیوطی (212).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے میں :

"روزے کی ادائیگی درج ذیل شروط کے ساتھ واجب ہوتی ہے :

پہلی شرط :

عقلمند ہونا۔

دوسری شرط : بالغ ہونا۔

تیسرا شرط : مسلمان ہونا۔

چوتھی شرط : قدرت واستطاعت ہونا۔

پانچویں شرط : مقصیم ہونا۔

چھٹی شرط : عورت کا حصہ اور نفاس کی حالت میں نہ ہونا۔

شرط کی تفصیل :

پہلی شرط : عقلمند ہونا : اس کے مخالف عقل نہ ہونا ہے چاہے وہ بڑھاپے کی بنابر چلی جائے، یا پھر کسی حادثہ کی بنابر عقل زائل ہو جائے اور ہوش و حواس کھو بیٹھے، تو اس شخص پر عقل نہ ہونے کی بنابر کچھ نہیں۔

اس بنابر وہ بوڑھا شخص جو ایسی عمر میں بیٹھ جائے جس میں ہوش و حواس قائم نہ رہیں تو اس پر نہ توروزہ ہو گئے اور نہ ہی وہ فریہ میں کھانا کھلائیگا، کیونکہ اس میں تو عقل ہی نہیں ہے۔

اور اسی طرح وہ شخص بھی جو کسی حادثہ و غیرہ کی بنابر بے ہوش ہو جائے اور اس کے ہوش و حواس جاتے رہیں تو اس پر نہ توروزہ ہے اور نہ ہی فریہ میں کھانا، کیونکہ وہ عقلمند نہیں ہے" انتہی

دیکھیں : لقاء الباب المفتوح (4/220).

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"بڑھاپے یا کسی حادثہ کی بنا پر جس کی عقل زائل ہو چکی ہو اور اس کے صحیح ہونے کی امید بھی نہ ہو تو اس پر روزے فرض نہیں مثلاً وہ بوڑھا شخص جو ہوش و حواس کھو چکا ہو اور اس کی اتنی عمر ہو جائے کہ اس میں بات چیت صحیح نہ کر سکے تو وہ بچے کی طرح ہو گا اور اس پر روزے فرض نہیں۔

اور اسی طرح وہ شخص جس کی کسی حادثہ میں عقل جاتی رہی ہو اور واپس آنے کی امید نہ ہو اس پر روزہ نہیں، لیکن اگر اس کی عقل واپس آنے کی امید ہو یعنی صرف بے ہوش ہوا ہو تو ہوش میں آنے کے بعد وہ روزے کی قضاۓ کریگا۔

لیکن اگر اس کی عقل مکمل طور پر جاتی رہی ہو تو اس پر کوئی روزہ نہیں، یعنی جب اس پر روزہ فرض نہیں تو پھر اس پر فدیہ بھی نہیں ہو گا" ۱۳ نتی

ما خوذ از: شرح الکافی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ آپ کے سر پر نہ تو نماز فرض ہے اور نہ ہی روزہ، اور نہ ہی روزے کے بدالے فدیہ میں کھانا۔

واللہ اعلم۔